اداریہ

حدود ترمیمی بل یا تحفّظِ حقوقِ نسواں؟

حکومتی مؤقف کے مطابق اس ترمیمی بل کا مقصد یہ ہے کہ گزشتہ نافذ شدہ قوانین حدود میں ایسے امور تھے جن سے خواتین پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، اس ترمیمی بل میں ان خواتین کے لئے سکھ اور چین کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔

اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ اس ترمیمی بل اور حکومت کے ان دعووں پر نظر ڈالیں تو درحقیقت، واقعہ ونفس الامر سے یہ باتیں بالکل مطابقت نہیں رکھتیں، کیونکہ حکومت کے استفسار پر انہی کی نامزد کردہ ''علماء کمیٹی'' نے اس ترمیمی بل کا جائزہ لیا اور تمام مکاتب فکر کے علماء (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، اہل تشیع، جماعت اسلامی وغیرہ) اس نتیجے پر پہنچے کہ اس ترمیمی بل کے ذریعے خواتین کو کوئی حقوق نہیں دیئے گئے، بلکہ اس کی بعض شقوں میں خواتین کو تحفظ دینے کی بجائے ان کی عصمت کے غیر محفوظ ہونے کے ذرائع پیدا کئے جا رہے ہیں۔

ترمیمات:

حدود ترمیمی بل میں بعض ترمیمات ایسی ہیں جو قرآن وسنت سے مطابقت رکھتی ہیں، وہ بالکل قابل قبول ہیں، البتہ بعض ترامیم قرآن وسنت کے خلاف ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

ترمیم نمبرا:

قرآن پاک کی سورۃ النور کے پہلے رکوع میں ارشادگرامی ہے:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (نور:۲)

''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد، سو ان میں سے ہر ایک کو ۱۰۰ درے مارو''

اس آیت میں اللہ پاک نے یہ اصول مقرر فرمایا کہ زانی مرد اور زانی عورت، چاہے خوشی سے انہوں نے یہ کام کیا ہو یا ان پر زبردستی کی گئی ہو، دونوں صورتوں میں غیر شادی شدہ مرد وعورت کو

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) کوڑے اور شادی شدہ مرد وعورت کو سنگسار کیا جائے گا، اِلّا یہ کہ زبردستی اس سے یہ کام کروایا گیا ہو تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

موجودہ ترمیمی بل میں جو تبدیلی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جس نے زنا بالجبر کیا ہے اگر اس کے خلاف عورت عدالت میں جرم ثابت کر دے تو اس پر حد کی بجائے ''تعزیر'' (عدالتِ وقت کی حسب صوابدید سزا) نافذ کی گئی ہے، حالانکہ جس طرح ''زنا بالرضا'' میں حد ہے، بالکل اسی طرح ''زنا بالجبر'' میں بھی اللہ کا حکم حد کی صورت میں لاگو ہے۔

ترمیم نمبر۲:

اسی طرح اس میں واضح الفاظ میں تصریح ہے کہ غیر شادی شدہ مرد/عورت جب زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں ۱۰۰ کوڑوں کی سزا دی جائے۔

ترمیمی بل میں ۱۰۰ کوڑوں کی سزا ختم کر کے اس کی جگہ قید کی سزا رکھی گئی ہے۔ یہ بھی کتاب اللہ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

ترمیم نمبر۳:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (نور:۲)

''اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔''

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ جب اللہ کی مقرر کردہ حد ثابت ہو جائے تو ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

موجودہ ترمیمی بل میں یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ جب ایک مرتبہ زنا کا فیصلہ ہو جائے تو صوبائی حکومت کو اس کی سزا معاف یا کم کر دینے کا اختیار ہوگا۔ یہ ترمیم قرآن وسنت کے بالکل خلاف ہے، اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

☆ بیع مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے اندازا فروخت کرنا ☆

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمَا الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (احزاب:۳۶)

''جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں تو کسی مؤمن مرد یا عورت کو یہ حق نہیں کہ وہ اس حکم میں (تبدیلی یا ترمیم کا) اختیار رکھے۔''

ترمیم نمبر۴:

''زنا بالرضا'' کے متعلق یہ ترمیم کی گئی کہ پولیس ایسے لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی، اس طرح درحقیقت ان جرائم کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اور یہ معاشرے میں فحاشی اور عریانی کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ ترمیم نمبر ۵: لعان (قذف) کے حوالے سے قرآن پاک میں سورۃ النور کے پہلے رکوع میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ، "اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ" وَالْخَامِسَةُ "اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ" وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ "اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ" وَالْخَامِسَةَ "اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ"

(نور:۶۔۹)

''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہی ہے کہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بے شک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہو۔''

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر عورت مطالبہ کرے کہ شوہر نے مجھ پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائی ہے اور شوہر کے پاس اس کے گواہ نہ ہوں تو لعان ہوتا ہے اور مرد و عورت نے خاص الفاظ سے پانچ

پانچ قسمیں کھانی ہوتی ہیں۔

قرآنی حکم کے مطابق عورت کے مطالبے پر عدالت لعان کی اس کارروائی کی پابند ہے، جبکہ موجودہ ترمیمی بل میں یہ ترمیم کی گئی ہے کہ عورت کے مطالبے کے باوجود اگر شوہر لعان کی کارروائی میں شرکت سے انکار کر دے تو عدالت کو کارروائی کا حق حاصل نہیں ہوگا اور عورت اس طرح معلق ہو کر رہ جائے گی۔ اس طرح یہ فیصلہ قرآنی حکم کے بالکل خلاف ہے۔

ترمیم نمبر ۶:

لعان (قذف) کے متعلق قرآن وسنت میں ضابطہ لکھا ہے کہ اگر عورت رضا کارانہ طور پر جرم کا اقرار کر لے تو اس پر حد جاری ہوگی۔

ترمیمی بل میں یہ ترمیم کی گئی ہے کہ عورت کے اقرار کے باوجود اسے سزا نہیں دی جاسکتی۔ یہ فیصلہ بھی قرآن وسنت کے بالکل خلاف ہے۔

مندرجہ بالا ترامیم کے بعد (50 Called) ''تحفظِ حقوقِ نسواں بل'' کی حیثیت نہ تو تحفظِ حقوقِ نسواں کے کسی قانون کی رہ جاتی ہے اور نہ ہی حدود اللہ کے نفاذ کے کسی قانون کی۔ بلکہ اس کے برعکس اس نئے بل سے حدود اللہ مکمل طور پر معطل ہوگئی ہیں اور حقوقِ نسواں پامال۔

(ابوطلحہ محمد زکریا المدنی)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآنی احکامات صحیح طور پر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے اور اُن احکامات قرآنیہ کو نافذ کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عالم بنو عالم بناؤ............ملک وقوم اور دین بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی۔ دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا' یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے۔ دنیاوی علم محض وسیلہ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے............عالم بنئے............جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے

☆میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی)☆